ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 23

عنوان

مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی پانچویں دلیل (وجہ)

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

ختم نبوت کورس سبق نمبر 23 کا خلاصہ:

(1) اس سبق میں ہم مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی پانچویں وجہ اس کی پیشگوئیاں پڑھیں گے۔

(2) پیش گوئیوں کے متعلق مرزے کا عقیدہ کیا ہے۔

(3) مرزا قادیانی کی پانچ پیش گوئیاں جو سچی نہ ہوسکیں اور امتِ مرزائیہ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بن کر رہ گئیں۔

(4) پیش گوئیوں کے جھوٹا ہونے پر بجائے کھسیانی بلی کھمبا نوچے، بجائے اقرار کرنے کے ان کی تاویلات باطلہ اور ہٹ دھرمی بلکہ بے شرمی۔

کذب مرزا کی پانچویں دلیل

جھوٹی پیش گوئیاں

اس بحث سے قبل خود مرزا قادیانی ہی کے قلم سے لکھے ہوئے چند ایک اصول ملاحظہ فرمائیں:

اصول نمبر 1:

بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک (کسوٹی۔ ناقل) امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 288۔ روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 288)

اصول نمبر 2:

علاوہ اس کے جن پیش گوئیوں کو مخالف کے سامنے دعویٰ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے وہ ایک خاص طور کی روشنی اور بداہت اپنے اندر رکھتی ہیں اور ملہم لوگ حضرت احدیت میں خاص طور پر توجہ کر کے اُن کا زیادہ تر انکشاف کر لیتے ہیں۔

(ازالہ اوہام: حصہ اول، صفحہ 404۔ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 309)

وما کان لی ا?ن ادعی النبوۃ وا خرج من الاسلام و ا?لحق بقوم کافرین۔وھا اننی لا ا?صدق الھاما من الھاماتی الا بعد ان اعرضہ علی

کتاب اللہ واعلم انہ کل ما یخالف فھو کذب و الحاد و زندقۃ فکیف ا?دعی النبوۃ و انا من المسلمین۔

(حمامۃ البشریٰ:صفحہ 79۔روحانی خزائن: جلد7،صفحہ 297)

ترجمہ: اور میرے لیے یہ جائز نہیں کہ میں دعویٰ نبوت کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر قوم سے جاملوں۔اور سنو کہ میں اپنے الہامات میں سے کسی الہام کی تصدیق نہیں کرتا جب تک کہ میں اسے کتاب اللہ پر پیش نہ کرلوں اور میں جانتا ہوں کہ ہر وہ بات جو قرآن کے مخالف ہو جھوٹ،الحاد اور بے دینی ہے۔پھر میں مسلمان ہوتے ہوئے کیسے نبوت کا دعوی کرسکتا ہوں۔

(اردو ترجمہ حمامۃ البشریٰ:صفحہ 291)

ان دو اصولوں کے بعد ہم کہتے ہیں کہ کوئی ایک پیش گوئی مرزا کی پیش کرو جس کو دشمن کے سامنے بطور دعویٰ پیش کیا ہو اور پھر وہ پوری ہوئی ہو۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ ایک دعویٰ میں بھی سچا نہ ہوا اور بقول اپنے رسوا اور ذلیل ہوا۔چنانچہ تریاق القلوب:صفحہ 254۔روحانی خزائن: جلد15،صفحہ 382 پر لکھا ہے:

’’اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹ نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔‘‘

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا کی رسوائی کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ کسی ایک پیش گوئی میں جھوٹا ثابت ہو جائے، بفرض محال اس کی کچھ پیش گوئیاں بھی سچی نکلیں تو وہ اس کے دعویٰ کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتیں۔ایسے تو بہت سے نجومیوں کی پیش گوئیاں بھی سچی نکلتی رہتی ہیں ہاں کسی ایک پیش گوئی کا جھوٹا نکلنا اس کے کاذب ہونے کی واضح دلیل ہے۔

نوٹ: مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں بیان کرنے سے قبل قرآن مجید کی یہ آیت بار بار پڑھنی چاہیے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

(ابراہیم:47)

یعنی اللہ کے بارے میں ہرگز یہ خیال بھی دل میں نہ لانا کہ اس نے اپنے پیغمبروں سے

جو وعدہ کر رکھا ہے، اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ یقین رکھو کہ اللہ اپنے اقتدار میں سب پر غالب ہے، (اور) انتقام لینے والا۔

پہلی جھوٹی پیش گوئی: عبد اللہ آتھم کے متعلق پیش گوئی کا اجمالی تذکرہ:

عبد اللہ آتھم پادری سے مرزا قادیانی نے 1893ء میں مناظرہ کیا، پندرہ دن برابر مناظرہ ہوتا رہا جس میں مرزا قادیانی نے شکست دیکھی تو اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لیے مناظرہ کے آخری دن 5 جون 1893ء کو اس نے درج ذیل پیش گوئی کر دی۔

''اور آج رات جو مجھ پر کُھلا وہ یہ ہے کہ جب مَیں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی تُو اِس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ سے لیکر ۱۵۔ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذِلّت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سُوجاکھے (بینا۔ ناقل) کیئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے۔

اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو ''الحمد للہ والمنّۃ'' کہ اگر یہ پیشین گوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔

میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی لیکن وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو مَیں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُوسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دی جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار

ہوں اور مَیں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ضرور کریگا۔ضرور کریگا۔زمین آسمان ٹل جائیں پر اُس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔''

(جنگ مقدس:صفحہ 209 تا211۔روحانی خزائن: جلد6،صفحہ 291 تا293)

آتھم نے یہ پندرہ ماہ خوب احتیاط سے گزارے، اپنا کھانا ناہ غیرخود پکاتا تھا، آخر کار پندرہ ماہ5 ستمبر 1894ءکومکمل ہوئے مگرآتھم پادری نہ مرا۔

اس کے بعد عیسائیوں نے بٹالہ کے مقام پرعبداللہ آتھم کو ہاتھی پر سوار کرکے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔مرزاغلام احمد قادیانی کا پتلا بنا کراس کا منہ کالا کرکے اس کے گلے میں رسہ ڈال کراس کو علامتی پھانسی دی پھرجلا کر دفن کیا۔اس موقع پرعیسائیوں نے مرزا قادیانی کے متعلق خوب ہجو یہ نظمیں پڑھیں جو کہ رئیس قادیان میں مذکور ہیں۔

اب ہم مرزائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور پندرہ ماہ کے اندرعبداللہ آتھم ہلاک ہوا؟؟؟ ہرگز ایسا نہیں ہوا، اور مرزا اپنی اس پیش گوئی میں دوسری پیش گوئیوں کی طرح ذلیل ورسوا ہوا۔واضح رہے کہ عبداللہ آتھم کا انتقال 27 جولائی 1896ءکو ہوا جبکہ مرزا کی پیش گوئی کی مدت گذرچکی تھی۔

(دیکھئے نزول المسیح:صفحہ 168۔روحانی خزائن: جلد18،صفحہ 546)

مرزائی عذر1:

عبداللہ آتھم نے اس مجلس میں ساٹھ ستر آدمیوں کے سامنے جناب نبی اکرم ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کرلیا تھا۔

(خلاصہ عبارت حاشیہ حقیقۃ الوحی:صفحہ 207۔روحانی خزائن: جلد22،صفحہ 216)

جواب نمبر1:

اگراسی وقت اس نے رجوع کرلیا تھا تو مرزا کواسی وقت اسی مجلس میں اعلان کرنا چاہیے تھا کہ چونکہ اس نے رجوع کرلیا ہے لہٰذا میری پیش گوئی میں کوئی حرج نہیں آئے گا بلکہ

میری پیش گوئی پوری ہو گی حالانکہ مرزا قادیانی کو بعد میں بھی یقین نہیں تھا کہ یہ پیش گوئی پوری ہو گی یا نہیں۔ اسی لیے تو مرزا غلام اے نے اس کی ہلاکت کے لیے وظائف و دعائیں کیں اور واویلا کیا، وغیرذٰلک۔ مرزا قادیانی کا صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 178، روایت نمبر 160، طبع جدید صفحہ 162 پر لکھتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود نے مجھے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورت کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورت یاد نہیں رہی مگر مجھے اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورت تھی جیسے الم ترکیف... الخ۔ اور ہم نے یہ وظیفہ قریب ساری رات صرف کر کے ختم کیا۔

(مزید تشریح دیکھنے کے لیے سیرت المہدی: حصہ دوم، صفحہ 289، روایت نمبر 312 طبع جدید 2008 میں ملاحظہ فرمائیں)۔

اسی طرح سیرت المہدی: حصہ دوم، صفحہ 121، روایت نمبر 444 طبع جدید صفحہ 411 روایت نمبر 447 میں ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آ گیا اور جماعت میں لوگوں کے چہرے پژمردہ ہیں اور دل سخت منقبض ہیں۔ بعض لوگ ناواقفی کے باعث مخالفین سے اس کی موت پر شرطیں لگا چکے ہیں۔ ہر طرف سے اداسی کے آثار ظاہر ہیں۔ لوگ نمازوں میں چیخ چیخ کر رو رہے ہیں کہ اے خداوند ہمیں رسوا مت کریو۔ غرض ایسا کہرام مچا رہا ہے کہ غیروں کے رنگ بھی فرق ہو رہے ہیں۔

جواب نمبر 2:

مرزا بشیر الدین محمود اس اعتراض کے جواب میں کہ تیری دعائیں قبول نہیں ہوئیں لکھتا ہے کہ: حضرت صاحب کی بھی دعائیں قبول نہیں ہوئی تھیں۔ چنانچہ روزنامہ الفضل میں لکھا ہے۔

آتھم کے متعلق پیش گوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا سا بچہ تھا اور میری عمر کوئی ساڑھے پانچ برس کی تھی مگر وہ نظارہ مجھے خوب یاد ہے کہ

جب آتھم کی پیش گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب واضطرار سے دعائیں کی گئیں میں نے محرم کا ماتم بھی اتنا سخت نہیں دیکھا، حضرت مسیح موعود ایک طرف دعا میں مشغول تھے... الخ۔

(الفضل قادیان 20 فروری 1940ء)

مرزائی عذر نمبر 2:

فریق سے مراد صرف عبداللہ آتھم نہیں بلکہ تمام عیسائی ہیں، جیسا کہ مرزا نے انوار الاسلام: صفحہ 2۔ روحانی خزائن: جلد 9، صفحہ 2 میں لکھا ہے۔

جواب:

مرزا قادیانی نے خود مقدمہ میں تسلیم کیا ہے کہ فریق سے مراد صرف عبداللہ آتھم ہے، دیکھئے کتاب البریہ: صفحہ 173۔ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 206: ”عبداللہ آتھم کی بابت ہم نے شرطیہ پیش گوئی کی تھی کہ اگر رجوع بحق نہ کرے گا تو مر جائے گا۔ عبداللہ آتھم کی درخواست پر پیش گوئی صرف اس کے واسطے کی تھی کل متعلقین مباحثہ کی بابت پیش گوئی نہ تھی۔“

دوسری جھوٹی پیش گوئی: مرزا قادیانی کی اپنی موت کے متعلق

مرزا قادیانی اپنی موت کے متعلق پیش گوئی کرتا ہے ”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔“ (البشریٰ: صفحہ 155۔ تذکرہ: طبع دوم، صفحہ 384۔ تذکرہ: طبع جدید 2004، صفحہ 503)

ہمارا دعویٰ ہے کہ مکہ میں مرنا تو درکنار مرزا قادیانی کو مکہ اور مدینہ دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا بلکہ وہ تو ساری زندگی انگریز کے سایہ شفقت میں گزار گیا اور اس طرح وہ اپنی اس پیش گوئی میں بھی ذلیل ورسوا ہوا۔

مرزا غلام اے کا صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے روایت کرتا ہے کہ

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے حج نہیں کیا اور نہ اعتکاف کیا اور زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھیں میرے سامنے ضب یعنی گوہ کھانے سے انکار کیا۔

(سیرت المہدی: حصہ سوم، صفحہ 119، روایت نمبر 672 وطبع جدید، صفحہ 623، روایت نمبر 672)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کو مکہ جانا نصیب نہ ہوا بلکہ اس کی وفات لاہور

میں بمرض ہیضہ لیٹرین کی جگہ پر ہوئی۔

(سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 11، روایت 12 طبع جدید وقدیم)

کہاں مکہ اور مدینہ اور کہاں جائے حاجت (لیٹرین)۔

ع ببیں تفاوت رااز کجا است تا بکجا

تیسری جھوٹی پیش گوئی: لڑکے کی پیدائش کے متعلق

پیر منظور کے ہاں لڑکے کی پیدائش:

پیر منظور مرزا غلام اے کا خاص مرید تھا جب اسے معلوم ہوا کہ اس کی بیوی حاملہ ہے، پیش گوئی گھڑ لی کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ ؟ قیامت ہو گا بہت جلد آنے والا ہے اس کیلئے نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہو گا اور وہ لڑکا اس زلزلے کیلئے ایک نشان ہو گا۔

(حقیقۃ الوحی: حاشیہ در حاشیہ، صفحہ 100۔ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 103)

مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ لڑکی پیدا ہوگئی۔ مرزا قادیانی نے یہ کہا کہ اس سے یہ تھوڑا ہی مراد ہے کہ اس عمل سے لڑکا پیدا ہو گا آئندہ کبھی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے مگر ہوا یہ کہ وہ عورت ہی مر گئی اور دوسری پیش گوئیوں کی طرح یہ بھی صاف جھوٹ ثابت ہوئی۔ نہ اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا اور نہ ہی زلزلہ آیا اور یوں مرزا قادیانی ذلیل ورسوا ہوا۔

چوتھی جھوٹی پیش گوئی: لیکھ رام پنڈت کے متعلق

مرزا غلام اے کی غلط اور جھوٹی پیش گوئیوں میں سے آپ مسلمانوں اور عیسائیوں کے متعلق پیش گوئیاں پڑھ چکے ہیں۔ اب تیسری قوم ہندوؤں کے متعلق پڑھیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ان تینوں قوموں کے مقابلہ میں مرزا کی پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں اور ذلیل و رسوا ہوا۔ لیکھ رام ایک پنڈت تھا جس سے مرزا کا اکثر مناظرہ رہتا تھا۔ ایک مرتبہ اس سے تنگ آ کر مورخہ 20 فروری 1893ء کو اس کے متعلق یہ پیش گوئی کی:

اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں (بیماریوں) سے نرالا اور خارق عادت (یعنی طبعی موتوں سے جو عادت میں داخل

ہیں الگ ہو) اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ (یعنی انسان سمجھ سکتا ہو کہ یہ ایک ناگہانی آفت ہے جو دلوں پر ایک ڈرانے والا اثر کرتی ہے) تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا (یعنی اگر ہیبت ناک طور پر لیکھ رام کی موت نہ ہوئی) تو ہر ایک سزا بھگتنے کیلئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔

(تریاق القلوب: صفحہ 107۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 381، 382۔
مزید دیکھیں آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 650۔ روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 650، 651)

مرزائی عذر:

یہ پیش گوئی پوری ہوگئی کیونکہ لیکھ رام مقررہ مدت کے اندر چھری سے قتل کر دیا گیا تھا۔

جواب:

مرزا کی یہ پیش گوئی بھی پوری نہ ہوئی کیونکہ اس پیش گوئی میں وضاحت ہے کہ وہ خارق عادت عذاب سے ہلاک ہوگا اور خارق عادت عذاب وہ ہوتا ہے جس کی دنیا میں کوئی مثال نہ پائی جائے اور اس طرح کی نظیریں تو سیکڑوں پائی جاتی ہیں لہٰذا خارق عادت عذاب نہ ہوا اور مرزا قادیانی کی پیش گوئی جھوٹی نکلی۔

مرزا نے خود خارق عادت کی تعریف اپنی کتاب حقیقۃ الوحی: صفحہ 196۔ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 204 پر لکھی ہے: ''خارق عادت اسی کو کہتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔''

اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ تعریف ضمیمہ براہین احمدیہ: حصہ پنجم، صفحہ 96۔ روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 258 پر لکھی ہے۔ (جب ایک پیش گوئی خارق عادت کے طور پر بیان کی جائے جس کے بیان کرنے کے وقت کسی عقل اور فہم کو یہ خیال نہ ہو کہ ایسا امر ہونے والا ہے اور صریح وہ ایک غیر معمولی بات ہو جس کی گزشتہ صدہا سال میں کوئی نظیر نہ پائی جائے اور نہ آئندہ اس کے ظہور کے لیے آثار ظاہر ہوں اور وہ پیشگوئی سچی نکلے تو عقل سلیم حکم دیتی ہے کہ ایسی پیشگوئی ضرور منجانب اللہ سمجھی جائے گی۔ ورنہ تمام نبیوں کی پیشگوئیوں سے انکار کرنا پڑے گا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ: حصہ پنجم، صفحہ 96۔ روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 258)

ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی بھی صاف جھوٹ نکلی۔ کیونکہ لیکھ رام 6مارچ 1897ء کو بذریعہ قتل فوت ہوا۔

مرزا قادیانی کا دجل:

لیکھ رام کے قتل کے بعد مرزا نے دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے نزول المسیح میں چھری کا لفظ بھی اپنی پیشگوئی کو سچا بنانے کے لیے اپنے پاس سے اضافہ کر دیا جو اس کا صریح دجل و فریب ہے۔ یہ اضافہ دیکھئے، نزول مسیح: صفحہ 175۔ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 553۔

ورنہ چھری کا لفظ اس کی پیش گوئی کے الفاظ میں موجود نہیں ہے۔

لیکھ رام کی مرزا قادیانی کے متعلق پیش گوئی

مرزا قادیانی نے جو لیکھ رام کے متعلق پیش گوئی کی تھی وہ تو صاف جھوٹی نکلی۔ اس کے بالمقابل لیکھ رام نے بھی مرزا قادیانی کے متعلق پیش گوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی تین سال کے اندر ہیضہ کی موت مر جائے گا جو پوری ہو گئی۔

مرزائی عذر:

لیکھ رام کی پیش گوئی جھوٹی نکلی کیونکہ مرزا قادیانی اگرچہ ہیضہ سے مرا ہے مگر اس کی مقررہ مدت کے بعد مرا ہے اس لیے اس کی پیش گوئی سچی نہ ہوئی۔

جواب:

لیکھ رام کی نفس پیش گوئی ہیضہ کے ساتھ مرنے کی تھی اور وہ پوری ہوئی مرزا قادیانی ہیضہ سے ہی مرا۔ (دیکھو سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 11 طبع قدیم وجدید 2008ء روایت نمبر 12 وحیات ناصر: صفحہ 14 طبع اول دسمبر 1927ء قادیان(

نوٹ: حیاتِ ناصر کے موجودہ ایڈیشنز میں ہیضہ والی عبارت کو غیب کر دیا گیا ہے۔ رہی مدت کی بات تو مدت کے بارے میں خود مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مدت میں بھی استعارہ بھی ہوتا ہے، جیسا کہ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد داماد احمد بیگ کے متعلق پیش گوئی کی تھی کہ وہ اڑھائی سال کے اندر مرے گا اور جب وہ اڑھائی سال کے اندر نہ مرا تو مرزا قادیانی نے کہا میں بار بار کہتا ہوں کہ نفسِ پیش گوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد خاوند محمدی بیگم) کی تقدیر مبرم ہے

اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی اور اگر میں چاہوں تو خدا تعالی ضرور اس کو بھی ایسا ہی پوری کر دے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔ اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے۔ (انجام آتھم در حاشیہ: صفحہ 31۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ 31)

ہم کہتے ہیں کہ جب مرزا قادیانی نے خود تسلیم کر لیا کہ وقتوں میں کبھی استعارہ بھی ہوتا ہے اسی طرح لیکھ رام کی پیش گوئی میں بھی استعارہ ہوگا اور یوں اس کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔

پانچویں جھوٹی پیش گوئی: مرزا قادیانی کی اپنی عمر کے متعلق

خدا تعالی نے ارادہ فرمایا ہے کہ میری پیشگوئی سے صرف اس زمانہ کے لوگ ہی فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ بعض پیشگوئیاں ایسی ہوں کہ آئندہ زمانہ کے لوگوں کیلئے ایک عظیم الشان نشان ہوں جیسا کہ براہین احمدیہ وغیرہ کتابوں کی پیشگوئیاں کہ میں تجھے اسی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا۔ (تریاق القلوب حاشیہ: صفحہ 13۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 152)

خدا تعالی نے مجھے صریح الفاظ میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (80) برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ: حصہ پنجم، صفحہ 97۔ روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 258)

اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو (74) اور چھیاسی (86) کے اندر اندر عمر کا تعین کرتے ہیں۔ بہر حال یہ میرے پر تہمت ہے کہ میں نے اس پیشگوئی کے زمانہ کی کوئی بھی تعین نہیں کی۔ اور خدا تعالی بار بار اپنی وحی میں فرما رہا ہے کہ ہم تیرے لئے یہ نشان دکھلائیں گے۔ اور ان کو کہہ دے کہ یہ نشان میری سچائی کا گواہ ہوگا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ: حصہ پنجم، صفحہ 97۔ روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 259)

مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش:

مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں ہوئی۔

(کتاب البریہ: صفحہ 159۔ بر حاشیہ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 177)

دوسرا قرینہ یہ ہے کہ اس کتاب میں آگے مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ 1857ء کی جنگ کے وقت میں سولہ یا سترہ سال کا تھا۔ (کتاب البریہ: صفحہ 159۔ روحانی خزائن: جلد 13، صفحہ 177)

مرزا کے مرنے کے بعد مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی صاف جھوٹی ہوگئی اور یہ عظیم الشان نشان بھی مرزا کے کذب کا زندہ جاوید ثبوت بن گیا۔ مرزا کے مرنے کے بعد مرزائی سخت پریشان ہوئے کیونکہ اس حساب سے اس کی عمر 68 سال یا 69 سال بنتی ہے اور پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی ہے۔۔۔۔ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا کہ میری تحقیق میں مرزا قادیانی کی پیدائش 1837ء میں ہوئی مگر پھر بھی عمر پیش گوئی کے موافق نہیں بنتی۔ پھر بشیر احمد ایم اے نے کہا کہ حضرت کی پیدائش 1836ء میں ہوئی مگر پھر ایک اور تحقیق کی گئی کہ پیدائش 12 فروری 1835ء میں ہوئی۔ اس لحاظ سے بھی پوری 74 سال نہیں بنتے۔ مگر ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری نے مرزا کی سیرت پر کتاب لکھی جس کا نام 'مجدد اعظم' رکھا اس نے تحقیق کی کہ حضرت کی پیدائش 1833ء میں ہوئی۔ ان کے ایک اور محقق نے بتایا کہ حضرت 1830ء میں پیدا ہوئے، سوال یہ کہ جس مرزا کو وہ لوگ اپنا نبی اور مقتدا مانتے ہیں اس کی اپنی تحریر اور عدالتی اقبالی بیان سے اس کے مرنے کے بعد اس قدر اختلاف کیوں؟

یہی اس کے جھوٹے ہونے کی صریح دلیل ہے ایک کا ابطال دوسرے کو لازم ہے، مرزائی خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی سچا ہے یا اس کے چیلے؟ مرزا غلام اے کا اپنا بیان صحیح اور قوی ہے۔ کیونکہ یہ اس کا عدالتی بیان ہے اور اس عدالتی بیان کی رو سے اس کی عمر 6968 / سال بنتی ہے۔

مشق سبق نمبر 23

(1) پیش گوئیوں سے متعلق مرزا قادیانی کا نظریہ کیا ہے؟

(2) عبداللہ آتھم کون تھا؟ اور اس کا مرزا قادیانی سے کس سن سے کتنا عرصہ مناظرہ ہوا اور پھر رسوائی کا کلنک کس کے ماتھے پر سجا؟

(3) مرزا نے آتھم کے بارے میں کیا پیش گوئی کی تھی آیا وہ سچی ثابت ہوسکی؟

(4) مرزا نے اپنی موت کے بارے میں کہاں مرنے کا کہا تھا اور کہاں مرا؟

(5) مرزا نے اپنی عمر کے متعلق کیا پیش گوئی کی تھی؟ آیا وہ پوری ہوئی یا نہیں؟